حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام

مولانا حبیب الرحمٰن کیرانوی

اللہ والوں کے اخلاق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ لوگ خدا سے بہت ڈرتے ہیں کہ مبادا خدا ان گناہوں پر عذاب دے جن کا انھوں نے اپنے نفس پر زیادتیاں کر کے یا دوسروں کی حق تلفیاں کر کے ارتکاب کیا ہے۔ اگر چہ اس حق تلفی کا تعلق ایک خلال کے تنکے یا ایک سینے کی سوئی سے ہو۔ بالخصوص اگر ان میں کوئی ایسا ہوتا ہے جس کی نظر میں اس کے اعمال صالحہ بہت کم ہوتے ہیں تو اس کو اور بھی زیادہ خوف اور بے چینی ہوتی ہے کیونکہ (اس کی نظر میں) اس کے پاس نیکیاں بھی نہیں ہوتیں۔ جن کو قیامت میں مدعیوں کو دے دے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک مظلوم قیامت کے روز حرص کرے اور مال کی یا آبرو کی ایک حق تلفی یا ایک تھپڑ کے بدلے میں ظالم کے تمام اعمال صالحہ لے کر بھی رضا مند نہ ہو (پس ایسی حالت میں تو جتنی بھی نیکیاں ہوں کم ہیں اور ہر شخص کے لیے خوف لازم ہے۔ خواہ اس کے پاس تھوڑی نیکیاں ہوں یا زیادہ)

★ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جانتے ہو کہ قیامت کے دن میری امت میں مفلس کون ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت ہم تو مفلس اسے جانتے ہیں جس کے پاس نہ روپیہ ہو اور نہ اشرفی اور نہ ساز وسامان۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں جانتے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو قیامت میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج لے کر آئے گا۔ اور اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا اور اس بنا پر کچھ نیکیاں اس کی ایک کو دے دی جاویں گی اور کچھ دوسرے کو پھر اگر اس کی نیکیاں ادائے حقوق سے پہلے ختم ہو جاویں گی تو مظلومین کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جاوے گا۔

★ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ قیامت کے روز اعلان فرماویں گے کہ میں بدلہ دینے والا بادشاہ ہوں۔ لہٰذا نہ کوئی دوزخی جس کے ذمہ کسی کا حق ہو۔ دوزخ میں جاسکتا ہے اور نہ کوئی جنتی جنت میں داخل ہوسکتا ہے تا وقتیکہ اس سے اس کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔

★ وہب بن منبہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک جوان نے تمام گناہوں سے توبہ کر لی اور خدا کی عبادت کرنے لگا اور ستر برس تک اس طرح عبادت کی کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو شب بیداری کرتا اور نہ کبھی سایہ میں آرام کرتا اور نہ کبھی مرغن کھانا کھاتا۔ پس جبکہ اس کا انتقال ہوگیا تو اس کے کسی دوست نے اسے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے جواب دیا کہ مجھ سے حساب لیا اور میرے تمام گناہوں کو معاف

فرمادیا۔ بجز ایک تنکے کے جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر خلال کرلیا تھا اور اس کی وجہ سے میں اب تک جنت میں جانے سے رکا ہوا ہوں۔ اور میں کہتا ہوں کہ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مخفی کیا ہے۔ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں اور اپنے غصہ کو اپنی نافرمانی میں اور اپنے دوستوں کو اپنے بندوں میں۔ الی آخر الحدیث پس بسا اوقات حق تعالیٰ کسی بندہ پر اپنی ناراضی کو ایسے گناہ میں مبتلا ہونے کے ساتھ وابستہ کردیتے ہیں۔ جو اس کی نظر میں بہت معمولی ہوتا ہے۔ جیسا کہ دانتوں کے لیے خلال لے لینا۔ یا ہاتھ دھونے کے لیے پڑوسی کی مٹی بلا اجازت لے لینا جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم

★ حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کسی پیمانے والے نے ناپنے سے توبہ کرلی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ گیا۔ پس جب اس کا انتقال ہوگیا تو اس کے کسی دوست نے اسے خواب میں دیکھا اور کہا کہ ارے فلانے خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا تو اس نے کہا کہ مختلف غلوں کے پندرہ پیمانے جو میں نے ناپے تھے ان کے متعلق مجھ سے بازپُرس ہوئی۔ اور فرمایا کہ بتلاؤ یہ کیا بات ہے اس نے کہا قصہ یہ ہے کہ میں اس کا خیال نہ رکھتا تھا۔ کہ پیمانے کو غبار سے صاف کرلوں۔ اس لیے اس کی تلی میں کچھ مٹی جم گئی اور اس کے سبب ہر پیمانے اس مٹی کی مقدار کم ہوگیا جو اس کی تہہ میں جم گئی گئی تھی (اس پر مواخذہ ہوا)۔

ایسا ہی واقعہ ایک اور شخص کو پیش آیا جو ترازو کو پونچھ کر غبار صاف نہ کرتا تھا اور قبر میں اس کو اس پر سزا دی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے قبر میں اس کی چیخیں سنیں۔ حتی کہ بعض صلحاء نے اس کے لیے دعا کی اور ان کی دعاء مقبول ہوئی ہے۔''

★ قاضی شریح رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ خبردار رشوت نہ لینا کیوں کہ وہ دانا آدمی کو اندھا کردیتی ہے اور اسے انصاف و بے انصافی میں تمیز نہیں رہتی اور بعض روایتوں میں یہ ہے کہ وہ صحیح فیصلہ کی آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔

★ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ جب کسی حاکم یا اس کے مددگار کو کسی محتاج کو خیرات دیتے دیکھتے تو فرماتے اے وہ شخص جو مساکین کو بہ نیت ترحم صدقہ دیتا ہے تو اس پر رحم کر جس پر تو نے ظلم کیا ہے اور اس کا حق مغصوب واپس کردے۔ کیونکہ یہ فعل تجھے (صدقہ کی نسبت) زیادہ بری الذمہ کرنے والا ہے۔

میمون بن مہران رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی کی حق تلفی کرے اور اس حق تلفی سے عہدہ برآنہ ہوسکے۔ تو چاہیے کہ ہر نماز کے بعد اس کے لیے استغفار کیا کرے۔ اس سے وہ انشاء اللہ اس حق تلفی سے عہدہ برآء ہوجاوے گا۔

★ حذیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ قرب قیامت کی نشانی ہے کہ حکام بدکار ہوں گے، علماء بے دین ہوں گے۔

★ میمون بن مہران رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آدمی نماز میں اپنے اوپر لعنت کرتا ہے اور اسے خبر نہیں ہوتی کہ میں

خود اپنے اوپر لعنت کر رہا ہوں۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ حضرت یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ پڑھتا ہے۔ **اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ** '' اور وہ خود ظالم ہوتا ہے خواہ اس لیے کہ اس نے گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور خواہ اس لیے کہ اس نے دوسروں کے مال لے کر اور ان کی بے آبروئی کر کے ان پر ظلم کیا ہے۔''

★ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ خبردار تم کسی کے وصی نہ ہونا کیوں کہ وصی (اس زمانہ میں) وصیت کا حق ادا کرنے سے قادر نہیں ہے۔ اگر چہ وہ احتیاط میں مبالغہ کرے (کیونکہ آج کل کی احتیاط بوجہ غلبۂ بد دینی وحب دنیا کے کافی احتیاط نہیں)۔

★ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ خائن کا خزانچی بھی خائن ہے اور عشر وصول کرنے والے کا خزانچی بھی عشر لینے والا ہے (پس جو حکم خائن اور عشار کا ہے، وہی ان کے خزانچیوں کا جیسا کہ چوروں کا تھانگی چور ہوتا ہے۔)

★ یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ خبردار وصی نہ ہونا کیونکہ وصیت کرنے والا یہ چاہتا ہے کہ اپنا مال تیرے ذریعیسے درست کرے اور تیرا دین بگاڑ دے۔ پس تجھے اپنے دین کی حفاظت کی اس کے مال کی حفاظت سے زیادہ حرص ہونی چاہیے۔

★ امام ابو یوسف شاگرد امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ فرماتے تھے کہ پہلی مرتبہ وصیت میں داخل ہونا تو غلطی (وناتجربہ کاری) ہے۔ اور دوسری دفعہ صاف خیانت ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں (کیونکہ کہ اول مرتبہ کام کر کے اسے تجربہ ہو چکا ہے کہ میں اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتا پھر باوجود اس کے جو وہ دوبارہ اس بار کو اپنے ذمہ لیتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسے چاٹ لگ گئی ہے)۔

★ کعب احبار رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے روز کسی پر ظلم کر رہا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تجھے اس دن لوگوں پر ظلم کرنے سے ڈر نہیں لگتا جس روز قیامت آوے گی۔ اور جس روز تیرے باپ آدم پیدا کیے گئے۔ (مقصد یہ ہے کہ یہ دن معظم ہے۔ اس دن کی حرمت کا تو خیال کرنا چاہیے۔)

★ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص کسی ظالم کے ظلم پر اس کی اعانت کرے یا اسے ایسی دلیل تعلیم کرے جس سے وہ ایک مسلمان آدمی کا حق باطل کر دے تو وہ خدا کا غضب لے کر پھرتا ہے۔

★ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کو کوئی تحفہ دے تو اس پر اس شخص کو مسلط کر دیتا ہے جو اس پر ظلم کرے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی ظالم پر بد دعا کرے تو اس نے اپنا انتقام لے لیا ہے۔

★ یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر مجھ پر کوئی ظلم کرلے اور میں اس کا بدلہ نہ لوں تو یہ مجھے پسند ہے۔

★ امیر المومنین علی (ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے کہ حقیقت نہ کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ کوئی کسی سے برائی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اچھا کرتا ہے تو وہ بھی اپنے لیے کرتا اور جو برا کرتا ہے اس کا وبال بھی اسی پر ہے (پس ثابت ہوا کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے یا جو کوئی کسی سے برائی کرتا ہے وہ حقیقتاً اپنے ہی ساتھ کرتا ہے)۔

★ احمد ابن حرب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بہت سے لوگ نیکیوں کی کثرت کے سبب دنیا سے دولت مند جائیں گے۔ مگر قیامت میں لوگوں کے مطالبات کے سبب بالکل خالی ہاتھ ہو جاویں گے۔

★ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ تمہارا خدا کے پاس ایسے ستر گناہ لے کر جانا جن کا تعلق تم سے اور خدا سے ہو یہ زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ تم صرف ایک گناہ ایسا لے کر جاؤ کہ اس تعلق تم سے اور بندوں سے ہو (کیونکہ حق تعالیٰ اول تو غنی ہیں دوسرے رحیم ہیں اس لیے ان کے نزدیک ستر کیا ستر سو گناہ معاف کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ برخلاف بندوں کے کہ وہ نیکیوں کے محتاج اور اپنے گناہوں سے سبکدوش ہونے کے متمنی ہیں اس لیے ان سے ایک گناہ کی معافی کی بھی امید نہیں۔ پس اے بھائی تو بزرگان سلف کے خوف کو دیکھ اور اس میں ان کا اتباع کر کیونکہ تو ہلاکت کے کنارہ پر کھڑا ہے اور خوف اس سے بچنے کا ذریعہ ہے پس جو شخص ڈرتا رہا وہ ہلاکت سے بچ گیا والحمد اللہ رب العالمین۔

(ماخوذ: احوال الصادقین، تصنیف: امام عبدالوہاب بن احمد شعرانی، متوفی: ۹۷۳ء)

❀ ❀ ❀ ❀

found.